IslamHouse.com

بچّوں کو توحید کی تعلیم دیں

تالیف: شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

ترجمہ: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

مراجعہ: جمشید عالم عبد السلام سلفی،

عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

تعليم الصّبيان التّوحيد

(باللغة الأردية)

تأليف: شيخ الإسلام محمد بن عبد الوهاب -رحمه الله-

ترجمة: شفيق الرحمن ضياء الله المدني

مراجعة: جمشيد عالم عبد السلام السلفي-

عزيز الرّحمن ضياء الله السنابلي

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

هاتف: ٩٦٦١١٤٤٥٤٩٠٠+ فاكس: ٩٦٦١١٤٩٧٠١٢٦+ ص ب: ٢٩٤٦٥ الرياض: ١١٤٥٧

ISLAMIC PROPAGATION OFFICE IN RABWAH

P.O.BOX 29465 RIYADH 11457 TEL: +966 11 4454900 FAX: +966 11 4970126

OFFICERABWAH

فہرستِ موضوعات

عرضِ مُترجم 3

مقدّمہ 5

بچّوں کو توحید کی تعلیم دیں 6

نبذة مختصرة عن الكتاب:

تعليم الصّبيان التّوحيد:رسالة نافعة مترجمة إلى اللغة الأردية في بيان ما يجب على الإنسان أن يعلّم الصبيان قبل تعلّمهم القرآن، حتى يصير إنسانًا كاملًا على فطرة الإسلام، وموحدًا جيدًا على طريقة الإيمان، وقد رتبها المؤلف - رحمه الله - على طريقة سؤال وجواب.

عرضِ مُترجم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اَما بعد:

محترم قارئین: توحید دین کی اساس وبنیاد ہے،اوراسی کی درستگی پر دنیوی اوراخروی سعادت کا انحصار ہے،اسی لیے تمام انبیائے کرام نے توحید سے ہی اپنی دعوت کا آغاز کیااور شرک سے بچنے کا حکم دیا۔

اوراولاد انسان کے لیےایک بیش بہا نعمت ہے،لہذاانسان پر یہ ذمے داری عائدہوتی ہے کہ پیدائش ہی سے ان کی صحیح اسلامی خطوط پر تربیت کرے۔

زیر مطالعہ کتابچہ (تعلیم الصّبیان التوحید)"بچّوں کوتوحید کی تعلیم دیں" شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہابؒ کی عربی تالیف ہے جس میں انسان پر یہ ضروری قرار دیا گیاہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن سکھلانے سے پہلے توحید کی تعلیم دیں، تاکہ اسلامی فطرت کے مطابق وہ کامل انسان بن سکیں،اور ایمانی راستہ کو اختیار کرکے بہترین موحد بن سکیں،اوراسے سوال وجواب کی شکل میں ترتیب دیا گیاہے۔

اسلام ہاؤس ڈاٹ کام کے شعبۂ ترجمہ وتالیف نے افادۂ عام کی خاطر اسے اردو قالَب میں ڈھالا ہے، حتیٰ الامکان ترجمہ کو درست ومعیاری بنانے کی کوشش کی گئی ہے،اور مؤلّف کے مقصود کا خاص خیال رکھا گیا ہے،اور آسان، عام فہم زبان اور شُستہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے تا کہ عام قارئین کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو، مگر کمال صرف اللہ عزوجل کی ذات کا خاصہ ہے، لہذا کسی مقام پر اگر کوئی سَقم نظر آئے تو ازراہِ کرم خاکسار کو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

ربّ کریم سے دعا ہے کہ اس کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے،اس کے نفع کو عام کرے، والدین اور جملہ اساتذۂ کرام کے لئے مغفرت وسامانِ آخرت بنائے، اور کتاب کے مولّف، مترجم،مراجع ،ناشر اور تمام معاونین کی خدمات کو قبول کرکے ان سب کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔

(طالبِ دُعا:abufaisalzia@yahoo.com)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدّمہ

تمام تعریفات دونوں جہان کے رب کے لیے ہیں، اور درود و سلام ہو رسولوں کے سردار، ان کے آل اوران کے تمام اصحاب پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

اس مفید رسالہ [1] میں انسان پر یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن سکھلانے سے پہلے توحید کی تعلیم دیں، تاکہ اسلامی فطرت کے مطابق وہ کامل انسان بن سکیں، اور ایمانی راستہ کو اختیار کر کے بہترین موحد بن سکیں، اوراسے سوال وجواب کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں:

---

(1) ہم نے اس رسالہ کی طباعت میں "دارالھجرۃ" سے شائع شدہ نسخہ پر اعتماد کیا ہے، جس کی تحقیق: محمد حسین عفیفی اور عمر بن غرامہ العمروی۔ حفظھما اللہ۔ نے کی ہے، اللہ انہیں جزائے خیر دے، ہم نے انہی کے واسطہ سے اس رسالہ کو جانا ہے (شعبۂ تحقیق، دارالحرمین)۔ (اور اسی رسالہ کو سامنے رکھ کر ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ مترجم)

بچّوں کو توحید کی تعلیم دیں

س۱۔ جب تم سے کہا جائے کہ: تمہارا رب کون ہے؟

ج۔ تو کہو: میرا رب اللہ ہے۔

س۲۔ اور رب کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ تو کہو: وہ مالک ومعبود اور مددگار اللہ ہے، جو تمام مخلوق کے لیے الوہیت وعبودیت کا حق رکھنے والا ہے۔

س۳۔ جب تم سے کہا جائے کہ: تم نے اپنے رب کو کیسے پہنچانا؟

ج۔ تو کہو: میں نے اس کو اس کی نشانیوں اور اس کی مخلوقات کے ذریعہ جانا، اور اس کی نشانیوں میں سے: شب وروز اور شمس وقمر ہیں۔ اور اس کی مخلوقات میں سے: آسمان وزمین، اور ان کے اندر کی چیزیں ہیں۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّـهُ الَّذِى خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ

بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّـهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ }

”بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے[2]۔“

س۴: اگر تم سے کہا جائے کہ: تمہاری پیدائش کا کیا مقصد ہے؟

ج؛ تو کہو: اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرنا، اوراسکے اوامر کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ اس کے نواہی سے اجتناب کرکے اس کی اطاعت کرنا ہے ،جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ }

---

(2)[الأعراف:54].

” میں نے جنات اورانسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں[3] ۔“اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ }

”یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا(4)۔“

اور شرک کہتے ہیں کہ: اللہ عزوجل کا کوئی شریک وساجھی بنالیا جائے جسے پکارا جائے، اور اس سے امید وابستہ کی جائے، یا اس سے خوف کھایا جائے، یا اسی پر اعتماد وبھروسہ کیا جائے، یا اللہ کے سوا اسی کی طرف رغبت کی جائے، نیز عبادات کی دیگر اقسام وغیرہ اس کے لیے بجالایا جائے۔

---

(3)[الذاریات:56].

(4)[المائدة:72].

بے شک عبادت: ایک ایسا جامع نام ہے جو ان تمام ظاہری و باطنی اقوال و افعال کو شامل ہے جنہیں اللہ پسند فرمائے اورا ن سے راضی ہو۔اور عبادت میں سے دعا (بھی) ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا }

” اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو [5] ۔“

اوراس بات کی دلیل کہ غیر اللہ کو پکارنا کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ }

---

(5)[الجن:18].

”جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بے شک کافرلوگ نجات سے محروم ہیں [6] ۔“

اور یہ اس لیے کیوں کہ دعا عبادات کی عظیم ترین قسموں میں سے ہے، جیسا کہ رب کریم کا فرمان ہے:

{وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ }

” اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا ہے) کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے [7]۔“

---

(6)[المؤمنون:117].

(7)[غافر:60].

اور ”سنن (8)“ میں انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے:

(الدُّعاء مُخّ العِبَادةِ)

”دعا عبادت کا مغز (اصل) ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر سب سے پہلے اللہ پر ایمان لانے اور طاغوت کا انکار کرنے کو ضروری قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللَّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ} ”ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو (9)۔“

طاغوت: اللہ کے سوا جس کی عبادت کی جائے اسے طاغوت کہتے ہیں۔ پس شیطان، کاہن، نجومی اور جو بھی اللہ کی نازل کردہ حکم کے خلاف

---

(8) اس لفظ سے صرف ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے (۳۳۷۱)۔

(9)[النحل:36].

فیصلہ کرے،اور ہر وہ متبوع جس کی حق کے علاوہ پیروی کی جائے طاغوت ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

طاغوت: ہر وہ معبود، یا متبوع یا مطاع ہے، بندہ جس کو حد سے آگے بڑھا دے۔"

س۵۔ جب تم سے کہا جائے: تمہارا دین کیا ہے؟

ج۔ تو کہو: میرا دین اسلام ہے۔

اسلام کا مطلب: توحید کے ذریعہ اپنے آپ کو اللہ کے سپرد وحوالے کر دینا،اور طاعت و فرماں برداری کے ذریعہ اس کے تابع ومطیع ہو جانا، نیز مسلمانوں سے دوستی رکھنا اور مشرکین سے دشمنی کرنا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: { إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلاَمُ }

"بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے (10)۔" اور فرمایا:

---

(10)[آل عمران:19]

{ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ }

”جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا[11]۔“

اور نبی ﷺ سے صحیح طور سے ثابت ہے (اسلام یہ ہے کہ):

(أَنْ تَشْهَدَ أن لا إلٰه إلا اللّٰهُ وأَنَّ محمداً رسولُ اللّٰهِ ، وتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وتُؤْتِيَ الزكاةَ،وتصومَ رمضان،وتحُجَّ البيتَ إن اسْتطعْتَ إليه سَبِلاً)

”تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی (برحق) معبود نہیں ہے،اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں،اور نماز قائم کرو،اورزکوٰۃ دو،اوررمضان کاروزہ رکھو،اوراستطاعت ہونے پر بیت اللہ کاحج کرو۔“

لا الہ الا اللہ کا مطلب: یعنی اللہ کے اللہ کوئی سچا معبود نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(11)[آل عمران:85].

{وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاء مِّمَّا تَعْبُدُونَ إِلاَّ الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ}

”اور جب کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو بجز اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے ہدایت بھی کرے گا اور (ابراہیم علیہ السلام) اسی کو اپنی اولاد میں بھی باقی رہنے والی بات قائم کر گئے تاکہ لوگ (شرک سے) باز آتے رہیں [12]۔“

اور نماز وزکوۃ کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

{وَمَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاء وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ }

---

(12)[الزخرف:26-28].

”انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا (13)۔“

اس آیت کو توحید اور شرک سے براءت کے ذریعہ آغاز کیا ہے: پس سب سے بڑی بات جس کا حکم دیا توحید ہے، اور سب سے بڑی چیز جس سے منع کیا شرک ہے، اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے کا حکم دیا، اور یہی دین کے بڑے امور ہیں، اس کے بعد جو احکام و شرائع ہیں وہ سب انہیں کے تابع ہیں۔

روزے کی فرضیت کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ

---

(13)[البينة:5].

أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن
تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن
كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ
مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّـهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ
بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّـهَ عَلَىٰ مَا
هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ}

”اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کر لے اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو۔ گنتی کے چند

ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کر لے اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو۔ ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق وباطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیئے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیئے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو"۔ (14)

اور فرضیتِ حج کی دلیل:

---

(14)[البقرة:183-185].

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{ وَلِلّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ }

” اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا گیا ہے [15]۔“

اور ایمان کے چھ اصول ہیں:

اللہ پر ،اس کے فرشتوں پر،اس کی کتابوں پر،اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی وبُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔

اور اس کی دلیل ”صحیحین“ کے اندر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے [16]۔

(15)[آل عمران:97].

(16) جس کی ابتدا یوں ہے: (ایک ایسا شخص نمودار ہوا جو بہت سفید کپڑے میں تھا...)

س٦۔جب تم سے کہا جائے کہ: تمہارا نبی کون ہے؟

ج۔تو کہو: ہمارے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد منا ف ہیں۔

اللہ نے آپ کو قریش سے چنا،اور یہ اسماعیل کے اولاد میں سے نہایت پسندیدہ تھے، آپ کو گورے کالے (یعنی سارے لوگوں) کی طرف مبعوث فرمایا، اورآپ پر کتاب وحکمت نازل کی، آپ لوگوں کو خالص عبادتِ الہی کی طرف بلاتے تھے،اوراللہ کے علاوہ: بتوں، پتھروں ،درختوں، نبیوں، صالحین اور فرشتوں وغیرہ میں سے جن کی وہ لوگ پوجا کرتے تھے اس سے منع کرتے تھے۔

چناں چہ آپ ﷺ نے شرک کے چھوڑنے کی دعوت دی اوراس کے نہ کرنے پر ان سے جنگ کیا،اورانہیں اللہ کے لیے عبادت کو خالص کرنے کا حکم دیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا}

”آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا(17) ۔“

نیز فرمانِ باری ہے:

{ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي }

”کہہ دیجئے! کہ میں تو خالص کر کے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں (18) ۔“

نیز ارشاد الٰہی ہے:

{ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ }

---

(17)[الجن:20].

(18)[الزمر:14].

”آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں، میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے[19]۔“

اور فرمانِ الٰہی ہے:

{قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ۝ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۝ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنْ الشَّاكِرِينَ}

”آپ کہہ دیجئے اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ کے سوا اوروں کی عبادت کو کہتے ہو یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے

---

(19)[الرعد:36].

گا اور بالیقین توزیاں کاروں میں سے ہو جائے گا بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا [20]۔“

اور کفر سے نجات دینے والے ایمانی اصول میں سے: بعث و نشر (موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا اور اکھٹا کیا جانا)، حساب و کتاب، اور جنت و جہنم کے سچ ہونے پر ایمان ویقین رکھنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: {مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى}

”اسی زمین میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم سب کو نکال کھڑا کریں گے [21]۔“

نیز اللہ کا ارشاد ہے: {وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَءِذَا كُنَّا تُرَابًا أَءِنَّا لَفِى خَلْقٍ جَدِيدٍ أُوْلَـٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِمْ

---

(20)[الزمر:64-66].

(21)[طه:55].

وَأُوْلَئِكَ الأَغْلاَلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَأُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدونَ}

”اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے۔ تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے [22]۔“

آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس شخص نے بعث ونشر کا انکار کیا تو اس نے ایسا کفر کیا جو اس کے لیے ہمیشگی کی جہنم واجب کر دے گا۔ اللہ ہمیں کفر اور اعمالِ کفر سے محفوظ رکھے۔

---

(22)[الرعد:5].

چناں چہ یہ آیتیں اس چیز کے بیان کو متضمن ہیں جس کے ذریعہ نبی ﷺ مبعوت کیے گئے تھے یعنی اللہ کے لیے عبادت کو خالص کرنا، اور غیر اللہ کی عبادت سے منع کرنا اور عبادت کو صرف اللہ کے لیے مخصوص کرنا۔

اور یہی آپ ﷺ کا دین ہے جس کی طرف لوگوں کو بلایا، اور اس کے لیے جہاد کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: { وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه }

"اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ نہ رہے۔ اور دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کو خوب دیکھتا ہے [(23)]۔"

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چالیسویں سال کی ابتدا میں مبعوث فرمایا، چناں چہ آپ نے تقریبا دس سال تک اخلاص کی طرف دعوت دی، اور اللہ کے ماسوا عبادت سے روکا، پھر آسمان کی طرف معراج

---

(23) [الأنفال:39].

ہوا، اور وہیں پر بغیر کسی واسطہ کے اللہ کے ذریعہ پنج وقتہ نمازیں فرض کی گئیں، پھر ہجرت کا حکم آیا اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کیے، اور جہاد کا حکم دیا گیا، چناں چہ دس سال تک اللہ کی راہ میں حقیقی طور سے جہاد کیا یہاں تک کہ لوگ دین میں فوج در فوج داخل ہو گئے، اور جب اللہ کے فضل سے تریسٹھ برس مکمل ہوا تو دین پورا ہو گیا، اور اللہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض کرنے کی خبر پہنچ گئی۔

اور رسولوں میں سب سے پہلے نوح علیہ السلام ہیں، اور ان میں سب سے آخر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ}

"یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی[24]۔"

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: { وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ }

---

(24)[النساء:163].

" محمد (ﷺ) صرف رسول ہی ہیں [25]۔"

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا }

"(لوگو) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، اور اللہ تعالی ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے [26]۔"

اور رسولوں میں سب سے افضل: ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں، اورانبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے بہتر انسان: ابو بکر، عمر، عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہم ہیں، اللہ ان تمام سے راضی وخوش ہو۔

---

(25)[آل عمران:144].

(26)[الأحزاب:40].

اور ”بہتر صدی میری صدی ہے، پھر ان کے بعد کی، اور پھر ان کے بعد لوگوں کی ہے۔“

اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دجّال کو قتل کریں گے۔

اور تمام تعریفات دونوں جہان کے رب کے لیے ہیں۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔

(مُترجم:abufaisalzia@yahoo.com)